فکر و نظر............ اسلام آباد جلد: ۴۶ شمارہ: ۱،۲

ڈاکٹر سیّد ابوالخیر کشفی صاحب

ڈاکٹر مفتی محمد مظہر بقا

کراچی یونیورسٹی کے شعبہ اُردو کے پروفیسر ڈاکٹر سیّد ابوالخیر کشفی صاحب علمی اور ادبی حلقوں کی ایک معروف شخصیت ہیں لیکن ان کی شخصیت کا ایک رخ اور بھی ہے۔ میں نے کوشش کی ہے کہ ان کے اس نسبتاً غیر معروف رُخ کی کچھ جھلکیاں پیش کروں۔

کشفی، ان کے نام کا جز ہے۔ جسے انہوں نے تخلص کے طور پر بھی اختیار کر لیا ہے۔ پیدائش ہی سے ان کے نام کا یہ لاحقہ شاید قدرتی اشارہ تھا، ان کی اس کشفی حالت کی طرف، جس کے شواہد ان کی زندگی میں بکثرت ملتے ہیں اور ان میں موروثی اثرات کا بھی بڑا دخل ہے۔

کشفی صاحب کے جد امجد حضرت شاہ غلام رسول، رسول نما کے بارے میں تواتر کے ساتھ یہ ثابت ہے کہ وہ ہر جمعہ کو نماز کے بعد اپنے کاندھے پر پڑا رومال کسی نمازی کے سر پر ڈال دیتے اور وہ بیداری میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کر لیتا۔ حضرت شاہ رسول نما کا مزار اب تک مرجع خلائق ہے۔

کشفی صاحب کہتے ہیں کہ میرا میٹرک کا امتحان ہو رہا تھا، مجھے اور لوگوں کو یقین تھا کہ اگر ریاضی میں پاس ہو گیا تو امتیازی کامیابی یقینی ہے۔ میں امتحان کے لیے جانے سے پہلے فاتحہ پڑھتے مزار پر حاضر ہوا اور میں نے کہا کہ ہر بات اللہ کے اختیار میں ہے، آپ سے کچھ مانگنے نہیں آیا، ہاں اگر آپ روحانی طور پر زندہ ہیں تو اپنے رب سے میری کامیابی کی دعا کیجئے۔ میں نے واضح طور پر محسوس کیا کہ کوئی کان میں کہہ رہا ہے کہ جیومیٹری کی تیرہویں اور انتیسویں تھیوری میں اور الجبرا کا فلاں فارمولا (جو انہیں یاد نہیں رہا) یاد کر لو۔ میں یاد کرتا ہوا امتحان گاہ پہنچا۔ جب پرچہ ملا تو ساری چیزیں پرچے میں موجود تھیں۔

کشفی صاحب نے بیان کیا کہ حضرت شاہ رسول نما کے مزار کے سرہانے ہار سنگھار کا ایک بڑا درخت تھا جس کی شاخیں چھت تک پہنچتی تھیں۔ چھت تک مسجد کی سیڑھیوں کے ذریعہ پہنچا جا سکتا تھا۔ ایک بار رمضان المبارک میں دیکھا کہ چھوٹے بھائی ابوالحسنات حقی غائب ہیں۔ ابھی سحری کا وقت باقی تھا۔ تلاوت شروع ہو گئی، میں آوازیں دیتا ہوا مسجد میں پہنچا۔ کسی نے کہا اوپر جا کر دیکھو۔

چھت پر پہنچا تو دیکھا کہ یہ کھڑے کانپ رہے ہیں اور دامن ہارسنگھار کے پھولوں سے بھرا ہوا ہے اور بہت سے پھول قدموں میں پڑے ہیں۔ حالانکہ درخت پر ایک پھول بھی نظر نہ آیا۔ سمجھ میں نہیں آیا کہ ہزاروں پھول درخت سے ابوالحسنات کے دامن اور قدموں تک کیسے پہنچے۔ بہت سے پھول میں نے اپنے دامن میں بھرے اور ہم دونوں بھائی گھر چلے آئے۔ ابوالحسنات نے بتایا کہ میں نے سوچا کہ امی اور پھوپھیوں کے دوپٹوں کو رنگنے کے لیے ہارسنگھار کے پھول توڑ لوں، اوپر پہنچا تو نہ جانے کیسے قدم لڑکھڑائے اور میں نیچے گرنے لگا۔ کسی نے روک لیا اور اوپر کھڑا کر دیا اور یہ سارے پھول مجھ تک پہنچنے لگے۔

کشفی صاحب نے بیان کیا کہ میں عشاء کی نماز خاصی تاخیر سے مسجد میں ادا کرتا تھا۔ بارہ بجے کے بعد گرمیوں میں، مسجد کے صحن میں لوگ سوتے تھے۔ میں اندر مسقّف حصہ میں چلا جاتا تھا۔ ایک رات فرض نماز کا سلام پھیرا تو دیکھا کہ کئی بلند و بالا لوگ سفید کپڑوں میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ ان میں سے ایک صاحب نے مجھ سے ہاتھ ملایا اور کہا کہ ہمارا راز کسی کو نہ بتانا۔ ہم حضرت شاہ غلام رسول اور حضرت شاہ احسان الحق کے زمانے سے یہاں مقیم ہیں۔ ہم میں سے کچھ نے دونوں کو دیکھا ہے اور کچھ نے صرف شاہ احسان الحق یا تمہارے دادا شاہ محمد اکبر کو، اجنّہ بھی تمہاری طرح جیتے اور مرتے ہیں، مگر ہماری عمریں عام طور پر ڈیڑھ دو سو سال ہوتی ہیں۔

کشفی صاحب کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے تاخیر سے نماز پڑھنا ختم کر دیا اور جماعت سے نماز پڑھنے لگا۔ کہتے ہیں کہ اب بھی جب اس واقعہ کا تصور کرتا ہوں، رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

کشفی صاحب کی زندگی میں خواب خاصی اہمیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ رمضان ۱۳۱۵ھ کو میں مدینہ منورہ پہنچا۔ میرے بیٹے ابو احمد عاکف وہاں ڈپٹی ڈائریکٹر حج تھے۔ طے ہوا کہ ہم سب (بیوی اور بچیاں) حج کے بعد واپس ہوں گے۔ میں نے کہا اگر اجازت مل گئی۔ ہم لوگ قیام میں توسیع کے لیے درخواستیں دیتے رہے اور پندرہ پندرہ دن کی توسیع ملتی رہی اور ہم فی پاسپورٹ سو ریال دیتے رہے، دو یا تین توسیعات کے بعد کہا گیا کہ مزید توسیع ممکن نہیں۔ ہم نے اللہ کا نام لے کر درخواست دے دی۔ ایک صبح سرور کائناتﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ ایک آرام دہ کرسی پر تشریف فرما ہیں۔ آپؐ کے دست مبارک میں کاغذ اور قلم ہے۔ آپؐ کے سامنے میں کھڑا ہوں۔ آپؐ میری طرف دیکھ کر تبسم فرما رہے ہیں اور میرے دل کو یقین ہے کہ آپ میرے ہی لیے کچھ

تحریر فرمائیں گے۔ میں خواب ہی میں درود و سلام پڑھتا رہا۔ تقریباً دو گھنٹے بعد گھنٹی بجی، دروازہ کھولا تو نعیم حامد علی کھڑے تھے۔ پاسپورٹ ان کے ہاتھ میں تھے، انہوں نے کہا مبارک ہو۔

کشفی صاحب نے تقریباً دس گیارہ سال کی عمر میں بھی ایک خواب دیکھا تھا کہ پورے شہر میں پوسٹر لگے ہوئے ہیں کہ سیّد ابوالخیر کشفی اور شیطان کی کُشتی ہوگی۔ عظیم الشان دنگل، کُشتی کے دن ایسا اژدہام تھا کہ بیان کرنا مشکل۔ کُشتی شروع ہوئی۔ کبھی ان کا پلہ بھاری ہوتا کبھی شیطان کا۔ ایک مرحلے پر شیطان نے ان کا گلا گھونٹنا شروع کیا انہیں خیال آیا کہ یہ ان کی زندگی کا آخری دن ہے۔ انہوں نے سورہ اخلاص کی تلاوت شروع کی تو شیطان نے انہیں چھوڑ دیا۔ انہوں نے پھر سورہ اخلاص کی تلاوت کی تو شیطان کانپنے لگا اور تیسری بار تلاوت کرنے پر دھواں بن کر ہوا میں تحلیل ہو گیا۔ مجمع نے انہیں کاندھوں پر بٹھا لیا اور شہر میں جلوس کی صورت میں گشت کیا۔

ایک مرتبہ کشفی صاحب نے مولانا عبدالرشید صاحب نعمانی کی مرحومہ بیٹی رحیمی کو خواب میں دیکھا کہ ان کی قبر میں چالیس چراغ ہیں۔ صرف ایک چراغ بجھا ہوا ہے، باقی سب روشن ہیں۔ معلوم ہوا کہ مرحومہ نے چالیس بچیوں کو قرآن پڑھایا تھا ان میں سے ایک لڑکی قادیانی تھی۔

کشفی صاحب نے اپنی عالم بیداری کا ایک حیرت انگیز واقعہ مجھے یہ کہہ کر سنایا کہ یہ واقعہ آج تک میری زبان پر نہیں آیا۔ پہلی بار تحدیث نعمت کے طور پر آپ کے سامنے ذکر کر رہا ہوں۔ فرمایا مسجد نبوی کی موجودہ توسیع سے پہلے بھی عورتوں کے لیے ایک حصہ مخصوص تھا۔ بلقیس (ان کی اہلیہ) اسی حصے میں بیٹھتی تھیں۔ ایک دن میں صفہ (اصحاب صفہ کی نشست گاہ) پر بیٹھا تھا کہ آواز سنائی دی۔ ''آیئے آیئے صحن میں آیئے'' میں نے دیکھا کہ صفہ کے بعد جہاں سے صحن کا آغاز ہوتا ہے وہاں بلقیس کھڑی ہیں اور صرف اتنے حصے میں بارش ہو رہی ہے، سورج بھی چمک رہا ہے۔ میں فوراً ان کے پاس پہنچا اور ہم دونوں کھڑے بھیگتے رہے۔ اس عالم سرشاری اور لمحہ انعام میں یہ بات سمجھ میں نہ آئی کہ وہ اس حصہ میں کیسے پہنچ گئیں جو عورتوں کے لیے ممنوع تھا اور یہ کیسے ہوا کہ وہاں صرف ہم دونوں ہیں اور وہ بارش کیا اور کیسی تھی؟ یہ بات آج تک سمجھ میں نہ آ سکی۔ اس بارش میں بلقیس کی جرابیں بھیگ گئی تھیں۔ انہوں نے ان جرابوں کو احتیاط سے رکھ لیا۔ ہماری چھوٹی بیٹی ام ابیہا سلما کے پیروں میں ان دنوں شدید درد ہوتا تھا اور کسی علاج سے کوئی فائدہ نہ تھا۔ واپسی پر ہم نے وہ جرابیں بیٹی کو پہنائیں اور اس کے بعد سے کبھی درد نہ ہوا۔

کشفی صاحب نے اپنے چند خاندانی اوراد و وظائف کا بھی ذکر کیا:

۱۔ اگر کسی عزیز کا انتظار ہے اور آنے میں تاخیر ہو رہی ہے یا کوئی چیز گم ہو گئی ہے تو سورۃ والضحیٰ پڑھ کر تین مرتبہ دستک دیجئے۔ ان شاء اللہ وہ شخص آ جائے گا اور وہ چیز مل جائے گی۔

۲۔ آنکھوں کی روشنی برقرار رکھنے کے لیے یہ مفید ہے کہ نماز عصر کے بعد سورۃ النباء کی تلاوت کی جائے اور اسی طرح مغرب کے بعد دو رکعت نفل پڑھے جائیں اور دونوں رکعتوں میں تین تین بار سورۃ الکوثر پڑھی جائے۔

۳۔ جو بچے ہکلاتے ہیں ان پر سورۃ الرحمٰن کی پہلی چار آیات اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا "وا حلل عقدة من لسانی" پڑھ کر دم کیا جائے (اوّل و آخر درود شریف کے ساتھ) اور ہو سکے تو ان سے پڑھوائی جائیں۔ ان شاء اللہ مرض ختم ہو جائے گا۔

کشفی صاحب نے یہ بھی بتایا کہ اگر سانپ دیکھ کر "إنهم يكيدون كيداً و أكيد كيداً" پڑھ دیا جائے تو سانپ وہیں ٹھہر جاتا ہے اور اگر پوری آیت "فمهل الكافرين أمهلهم رويداً" پڑھ دی جائے تو بھاگ جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆